



سوال

(199) صحیح احادیث کا انکار

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص صحیحین میں وارد بعض صحیح احادیث مثلاً حدیث عذاب و نعیم قبر، معراج، سحر، شفاعت اور جہنم سے رہائی کا انکار کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے، اسے سلام کیا جاسکتا ہے یا ایسے شخص سے کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کی روایت و درایت کا علم رکھنے والے علما ایسے شخص سے گفتگو کر کے اسے ان احادیث کی صحت اور ان کے معانی و مطالب کے بارے میں بتائیں۔ اس کے باوجود اگر وہ ان احادیث کا انکار کرے یا ان کے معانی میں تحریف کرے تاکہ وہ اپنی خواہش پر عمل کرے اور انہیں اپنی باطل رائے کے مطابق ڈھالے تو ایسا شخص فاسق ہے۔ اس کے شر سے بچنے کے لیے واجب ہے کہ اس سے علیحدگی اختیار کر لی جائے اور اس سے میل جول نہ رکھا جائے الا یہ کہ اس سے میل جول ہمدردی و خیر خواہی اور اس کی راہنمائی کے لیے ہو۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز کا حکم وہی ہے جو ایک فاسق شخص کی اہم میں نماز کا حکم ہے، مگر زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے، کیونکہ بعض اہل علم ایسے شخص کو کافر قرار دیتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 150

محدث فتویٰ